3047

٦٢ سورۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ 1
هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ 2 وَ
اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ 3 ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ 4 مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۗ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ 5 قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ 6

سورہ جمعہ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بادشاہ کمال پاکی والا
عزت والا حکمت والا ۝ 1 وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان
پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا
فرماتے ہیں اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے ۝ 2 اور ان میں سے اوروں کو
پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے اور وہی عزت و حکمت والا ہے ۝ 3
یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۝ 4 ان کی مثال جن پر توریت رکھی
گئی تھی پھر انہوں نے حکم برداری نہ کی گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی بری مثال
ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا ۝ 5 تم فرماؤ
اے یہودیو اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو مرنے کی آرزو کرو
اگر تم سچے ہو ۝ 6

(پارہ ۲۸/ سورہ ۶۲ جمعہ/ ۱ تا ۶ * ت: ک)

3048

۱۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح زمانی حدود کی پابند نہیں۔ ازل سے ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے۔ ابد تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔
اس کے بعد چند اسمائے حسنیٰ ذکر کر دیے گئے ہیں تاکہ اللہ کی ہمہ گیر تسبیح کی وجہ بتا دی جائے۔ وہ قدوس ہے ہر نقص
سے پاک ہے وہ عزیز ہے اس کا فیصلہ اٹل ہے اس کے سارے کام عین حکمت عین صواب ہیں

۲۔ محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ کا ذکر۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی
صفات جلال وجمال کو بیان فرما دیا کہ کوئی کم فہم اس رسول کی شان رحمۃ للعالمین کی وسعتوں کا انکار نہ کر سکے۔
اسی خداوند عالم نے جو ان صفات جمیلہ وجلیلہ سے متصف ہے ان امیوں میں سے ایک گرامی منزلت رسول
مبعوث فرمایا۔ زجاج کہتے ہیں کہ امی اس کو کہتے ہیں جو اپنی پیدائش کے وقت کی حالت پر رہے جس نے لکھنا
نہ سیکھا ہو۔ اہل عرب کو بھی امیین کہا جاتا ہے کیوں کہ ان میں لکھنا نادر بلکہ معدوم تھا۔ علامہ آلوسی رحمہ اللہ
ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امی مبعوث کرنے میں اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی طرف اشارہ ہے کہ جب وہ
کسی سینے کو علوم ومعارف سے لبریز کرتا ہے تو اسے تحصیل علوم کے مروجہ طریقوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ علامہ
اسمٰعیل حقی رحمہ اللہ نے لکھا ہے قلم اعلیٰ جس کا خادم ہو اور لوح محفوظ جس کی کتابوں میں ہو ان کو نوشت وخواند
کی کیا ضرورت۔ لوح قلم جاننے کے باوجود نہ لکھنا یہ بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا روشن معجزہ ہے* امی مبعوث
کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ کوئی یہ الزام نہ لگا سکے کہ جو حکیمانہ کلمات اور پاکیزہ تعلیمات آپ سکھا رہے ہیں
وہ حکماء کی کتابوں کے طویل اور عمیق مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ بلکہ رب العالمین کا کلام ہے۔ (ضیاء القرآن)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی
صحابہ نے عرض کیا کہ "آخرین منہم" سے کیا مراد ہے آپ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ تین مرتبہ یہی سوال ہوا
تو حضور نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس
بھی ہوا تو ان میں سے ایک۔ یا فرمایا کئی لوگ اسے پا لیں گے۔ (فتح الباری) صحابہ اور دیگر مفسرین کے نزدیک
یہ عجمی لوگ مراد ہیں وہ غیر عرب ہیں جو حضور علیہ السلام کی تصدیق کریں* اپنی شروع امت میں

"العزیز الحکیم" عزت اور حکمت والا ہے (تفسیر ابن کثیر)

۴۔ یہ اس کی عنایت ہے جس کو چاہے نصیب کرے۔ یہود ونصاریٰ یا کسی اور کا کیا اللہ تعالیٰ کو دینا تھا
کہ آخری نبی اور اس کے ایسے نامور پیرو انھیں میں سے پیدا کرتا۔ اس کی حکمت وہی جانتا ہے کہ کس قوم میں اس
خدمت کی بجا آوری کا مادہ ہے۔ اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے (تفسیر عثمانی)

٥۔ جنھیں توریت کا علم دیا گیا اور انھیں اس پر عمل کرنے کا مکلف بنایا گیا پھر انھوں نے اس میں موجود احکام پر عمل نہ کیا اور اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا تو ان کی مثال اس گدھے جیسی ہے جو علم کی کتابیں اٹھاتا ہے ان کے بوجھ کی وجہ سے تھکتا ہے لیکن ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتا ٭ ہر ایسا عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا اس کی مثال بھی اسی طرح ہے۔ حدیث پاک میں ہے "اے اللہ میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے" ٭ قوم سے مراد یہودی ہیں جنھوں نے قرآن حکیم کو جھٹلایا اور توریت کی ان آیات کی تکذیب کی جو حضور انور علیہ السلام کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں ٭ جب وہ لوگ ظلم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس وقت انھیں ہدایت نہیں دیتا جو اللہ تعالیٰ کے علم قدیم میں ظالم ہیں انھیں ہدایت نہیں دیتا۔ (تفسیر مظہری)

٦۔ آپ ان لوگوں سے فرما دیجیے جو دین اسلام سے منہ موڑ کر یہودیت پر قائم ہیں اور یہی یہودی ہیں کہ اگر تم بلا شرکت نبی کریم اور آپ کے اصحاب کے اللہ کے مقبول ہو تو پھر تم اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے ذرا موت کی تمنا کرو چنانچہ حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ کہو اللہ تعالیٰ ہمیں موت دے اللہ کی قسم انسانوں میں سے تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو یہ کہے مگر یہ کہ اس کو فوراً موت نہ آ جائے چنانچہ وہ لوگ اس بات سے ڈر گئے اور انھوں نے موت کی تمنا نہ کی۔ (تفسیر ابن عباس)

لغوی اشارے ٥ اُمِّيِّينَ : امی لوگ ٥ يَلْحَقُوا : وہ نہیں پہنچے ٥ يَحْمِلُ : اٹھاتا ہے ٥ حِمَارٌ : گدھا ٥ اَسْفَارًا : کتابیں سِفر کی جمع ٥ زَعَمْتُمْ : تم نے بنایا، تم نے سمجھا ٥ (لغات القرآن)

خلاصہ مضامین ٥ سورۃ الجمعہ مدنیہ ہے نویں آیت میں الجمعہ کا لفظ آنے کے باعث اس کا نام متعین ہوا اس سورۃ میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں ٥ یہ سورۃ صلح حدیبیہ کے بعد اور غزوہ خیبر سے پہلے نازل ہوئی ٥ اس میں سورہ میں جمعہ ادا کرنے کا تاکیدی حکم بھی ہے اور یہودیوں سے خطاب بھی ہے۔ ان دونوں کا تعلق عہد مدنی سے ہے۔

٥ النبی الامی اس امت کی طرف منسوب ہیں جو لکھے پڑھے نہ تھے ٥ آپ ام القریٰ کی طرف بھی منسوب ہیں حکمت سے فقہ بھی مراد ہے ٥

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝
قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ
إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ
ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا
قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ
وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا
إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ
التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

اور (اے حبیب!) وہ اس کی تمنا کبھی نہ کریں گے بوجہ ان کے اعمال کے جو وہ اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو ۝ آپ فرمایئے یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تم کو مل کر رہے گی پھر لوٹا دیا جائے گا تمہیں اس کی طرف جو جاننے والا ہے ہر چھپے اور ظاہر کو۔ پس وہ آگاہ کرے گا تمہیں ان (اعمال) سے جو تم کیا کرتے تھے ۝ اے ایمان والو! جب بلایا جائے نماز کی طرف جمعہ کے دن تو دوڑ کر جاؤ اللہ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو خرید و فروخت۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ۝ پھر جب پوری ہو چکے نماز تو پھیل جاؤ زمین میں اور تلاش کرو اللہ کے فضل سے اور کثرت سے اللہ کی یاد کرتے رہا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ۝ اور جب دیکھا کسی تجارت یا تماشا کو تو لپکے اس کی طرف اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیا (اے حبیب!) فرمایئے کہ جو نعمتیں اللہ کے پاس ہیں وہ کہیں بہتر ہیں لہو اور تجارت سے۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے ۝

(پارہ ۲۸/ سورہ جمعہ ۶۲/ ۷ تا ۱۱ ٭ ت: ض)

۷۔ ملزم عدالت میں جانے سے ڈرتا ہے، پاک کو کوئی خوف نہیں ہوتا۔ نیک اور باخدا لوگ جن کو دورِ آخرت کے لمحات پانے کا ان کے رب کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے مرنے کا مشتاق رہا کرتے ہیں۔ وہ دنیا کی عیش و آرام کو قید خانہ کے آب و دانہ سے کم نہیں سمجھتے مگر اللہ تعالیٰ کے ملزم زبان سے

3051

لاکھ لاف ماریں مرنے سے ڈرتے ہیں یہیں کی زندگی پر مرتے ہیں یہیں کے سامان و اسباب پیدا کرنے کی فکر میں رہا کرتے ہیں۔ "واللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے" وہ بدکاروں کے ابرار کے درجے نہیں دنیا البتہ نیک نسل اپنے بزرگوں کے اکرام کا حصہ پاتی ہے یہود اس اعتراف سے بھاگ نکلے اور وہ موت سے ڈرتے تھے

۸۔ (موت) سے بھاگ کر کوئی کہاں جا سکتا ہے۔ مرنے کے بعد تم اس کے پاس پہنچائے جاؤ گے جو چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے یعنی اس سے کوئی چیز مخفی نہیں پھر وہ تم کو بتا دے گا جو کچھ تم دنیا میں کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صداقت الٰہیہ کے احساس پر عیسائیوں سے بھی مباہلہ کیا اور یہود سے بھی۔ مگر یہود و نصاریٰ ڈر گئے۔ احادیث میں آیا ہے کہ اگر یہود موت کی تمنا کرتے تو فوراً مر جاتے اور اپنا گھر دوزخ میں دیکھ لیتے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مباہلہ کرنے کو نکلتے گھر آ کر مال و اہل کچھ نہ دیکھتے (تفسیر حقانی)

۹۔ "اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن" اور جمعہ اس دن کا نام عربی زبان میں عروبہ تھا جمعہ اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ میں اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوئی ہیں پہلا جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا اہل سیر کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ کو چاشت کے وقت مقام قبا میں اقامت فرمائی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا بنی سالم بن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا حضور انور سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا۔ جمعہ کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اذان سے مراد اذان اول ہے نہ کہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اول زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع و شرا اسی سے متعلق ہے (کذا فی الدر المختار) ✡ "تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو" دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لئے تیاری شروع کر دو اور "ذکر اللہ"

3052

سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے ۔" اور خرید و فروخت چھوڑ دو" مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے ۔ مسئلہ اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع و شرا وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا ۔ مسئلہ جمعہ مسلمان مرد مکلف آزاد تندرست مقیم پر شہری واجب ہے نابینا ۔ شرائط صحت جمعہ کے لئے سات شرطیں ہیں ۔ ۱۔ شہر جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا فنائے شہر جو شہر سے متصل ہو اور اہل شہر اس کو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں ۔ ۲۔ حاکم ۳۔ وقت ظہر ۴۔ خطبہ وقت کے اندر ۵۔ خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لئے ضروری ہے ۶۔ جماعت اور اس کی اقل ترین تعداد تین مرد ہیں سوائے امام کے ۷۔ اذن عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے نہ روکا جائے " ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو" ۔

۱۰۔ "پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو" اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ یا طلب علم یا عیادت مریض یا شرکت جنازہ یا زیارت علماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو ۔ " اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ" (کنز الایمان حاشیہ)

۱۱۔ " اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے " (شان نزول) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ تجارتی قافلہ مدینہ پہنچا ۔ دستور کے مطابق طبل سے اس کی آمد کا اعلان کیا گیا ۔ تنگی و گرانی کا زمانہ تھا ۔ حاضرین نے یہ خیال کیا کہ اگر ہم دیر سے پہنچے تو سب مال فروخت ہو جائے گا ہم کو نہ مل سکے گا ۔ اس خیال سے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے صرف بارہ آدمی رہ گئے ۔ اس وقت یہ آیت اتری ۔ " اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے " معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ بلکہ ہر خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنت ہے ۔ خطبہ کے جمعہ کے درمیان بیٹھنا بھی سنت ہے ۔ " تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے " خیال رہے کہ جو چیز رب کے ذکر سے غافل کرے وہ لہو ہے یہاں اس طبل کو لہو فرمایا گیا جو آمد قافلہ کی اطلاع کے لئے بجایا گیا تھا ۔ " اور اللہ کا رزق سب سے اچھا " (نور العرفان)

۲۔ یعنی نماز کا ثواب اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کی سعادت ... کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے "

3053

لغوی اشارے ۞ يَتَمَنَّوْنَهٗ : وہ اس کی تمنا نہیں کریں گے۔ وہ اس کو دل سے نہیں چاہیں گے ۞ قَدَّمَتْ : پہلے کر چکے یا پہلے بھیج چکے ۞ تَفِرُّوْنَ : تم بھاگتے ہو، تم فرار ہوتے ہو ۞ تُرَدُّوْنَ : تم پھیرے جاؤ گے ۞ نُوْدِيَ : اس کو پکارا گیا، اذان دی جائے ۞ سَعَوْا : وہ لپکے، انہوں نے کوشش کی ۞ قُضِيَتْ : الصَّلٰوةُ سے ملا کر پڑھنے میں قضیت الصلوٰۃ ہو گیا (جب) نماز ختم کر دی جائے، پوری کر دی جائے ۞ ذَرُوْا : اڑانا، پراگندہ کرنا، جدا کرنا ۞ اِبْتَغُوْا : تم تلاش کرو ۞ رَاَوْا : انہوں نے دیکھا ۞ لَهْوٌ : غیر مفید کام یا مفید کام چھوڑ کر مشغول ہونا یا مفید کی چھوڑ کر غیر کی طرف میلان ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے معلم ہیں ۞ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ دیدار عالم میں اس کو چاہتا ہے ۞ ہاتھ سے ہی عام اعمال کا اظہار ہے ۞ ارادات نفسانیہ و اوصاف طبعیہ سے فنا ہونا موت ہے ۞ موت کوئی چیز پھیرنے والی نہیں ۞ ہر ایک ہر عمل کی جزا پانے والا ہے ۞ نماز کی ندا (اذان) شرع میں مخصوص الفاظ سے ہوتی ہے ۞ جمعہ کے دن کھانا کھلانا صدر اول کی اتباع ہے، حضرت سعد بن زرارہؓ نے جمعہ کے دن کھانا کھلایا کرتے تھے ۞ خطبہ اور نماز ذکر اللہ ہیں ۞ جمعہ کے دن ملائکہ مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں (حدیث شریف) ۞ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد منتشر ہونے اور مصروف کار ہو جانے میں کوئی گناہ نہیں ۞ کثرت ذکر سعادت مندی ہے ۞